رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

مدینۃ المسیحؑ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں ÷

مولوی محفوظ الحق صاحب مولوی فاضل علاقہ بنگال میں تبلیغ کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ ان کا ہیڈ کوارٹر کلکتہ ہو گا۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمادیں

مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول کے سالانہ امتحان شروع ہیں۔ فضلتہ ہائی کے طلبار امتحان دینے کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ ان کے اور جماعت کے دوسرے امتحان دینے والے طلبار کے پاس ہونے کی دعا کی جائے۔

احمدیہ مشن امریکہ

نامہ صادق نمبر ۱۲

دلچسپ حالات

حضرت مسیحؑ کے صلیب پر فوت نہ ہونے کے متعلق پادریوں سے مباحثہ

تین لاکھ اشتہار شہر نیویارک سے ایک مشہور سالانہ جنتری چھپتی ہے۔ جو کہ تمام امریکہ میں کثرت سے فروخت ہوتی ہے۔ اور سب کتب خانوں۔ مدرسوں اور دفتروں میں رکھی جاتی ہے۔ اس میں سلسلہ حقہ احمدیہ کا اشتہار شائع کرایا گیا ہے۔ یہ جنتری ۲۰ جنوری کو تین لاکھ کی تعداد میں شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب نو سو صفحہ کی ہے۔ ہر قسم کے معلومات اس میں درج ہوتے ہیں۔ باوجود اس ضخامت کے قیمت صرف نصف ڈالر ہے۔ اشتہاروں کے ذریعے اس کا خرچ آتا ہے۔ اس کا نام ہے۔ The World Almanac and Encyclopedia 1921

دی ورلڈ المناک اینڈ انسکلو پیڈیا۔

شکاگو میں صحت حفظان صحت کے افسر نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے۔ اور اخبار میں چھپا ہے کہ شکاگو دنیا بھر میں سب سے بہتر [illegible] ہے۔ اور دلیل یہ ہے کہ بلحاظ آبادی کے یہاں انفلوئنزا۔ بخار اور چیچک وغیرہ سب سے کم موتیں ہوئی ہیں۔ اور موٹر کاروں کے نیچے آکر مرنے والے بھی اور شہروں کی نسبت یہاں کم ہیں۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے [illegible] میں سنہ ۱۹۲۰ء میں موٹر کاروں کے نیچے دب کر [illegible]

والوں کی تعداد دس ہزار ہے۔

پادریوں سے مباحثہ

دو پادری ایک دن مکان پر آئے بہت گفتگو ہوئی۔ ہر پہلو سے لاجواب اور خاموش ہوتے گئے۔ آخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب پر مرنے کا ذکر آیا۔ میں نے کہا اس کا صلیب پر نہ مرنا خود انجیل سے ثابت ہے۔

صادق:- فرمائیے کیا مسیح نے رات بھر یہ دعا کی تھی یا نہ کی تھی کہ صلیب پر موت کا پیالہ ٹل جائے۔

پادری صاحبان۔ بیشک دعا کی تھی۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا تھا کہ خدا کی مرضی ہو نہ کہ اُنکی۔

صادق۔ یہ تو بالکل ٹھیک ہے۔ خدا کی مرضی والا فقرہ تو ہر دعا گو کی دعا کے ساتھ در اصل موجود ہوتا ہے۔ جو کچھ ہوتا ہے وہ خدا کی مرضی سے ہی ہوتا ہے۔ خدا کو مجبور کرکے کوئی اس سے کچھ کرا نہیں سکتا۔ دیکھنا صرف یہ ہے کہ مسیح نے دعا کی تھی یا نہ کی تھی۔ اگر کی تھی تو وہ دعا قبول ہوئی تھی یا نہ ہوئی تھی۔ آپ خود تسلیم کرتے ہیں کہ دعا تو اس نے کی تھی۔ اب رہا قبولیت کا مسئلہ۔ اسکے واسطے آپ ملاحظہ فرمائیں۔ انجیل کتاب عبرانیاں باب ۵ آیت ۷۔ "اس نے اپنے مجسم ہونے کے دنوں میں بہت رو رو اور آنسو بہا بہا کے اس سے جو اسکو موت سے بچا سکتا تھا۔ دعائیں اور منتیں کیں اور تحمل کے سبب اُسکی سُنی گئی"۔

صادق۔ اب فرمائیے یہاں کس کا ذکر ہے؟

پادری صاحب۔ یسوع کا۔

صادق۔ کیا سوائے شب صلیب کے کہیں اور بھی موت سے بچنے کی دعا مانگنے کا ذکر ہے۔

پادری صاحب۔ اور تو کہیں نہیں۔

صادق۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ دعا قبول ہوئی۔

پادری صاحب۔ ہاں یہاں تو لکھا ہے۔ مگر متی وغیرہ نے لکھا ہے کہ اس نے جان دیدی۔ اور تیسرے دن کہا میں مُردوں سے جی اُٹھا۔

صادق۔ وہ بھی درست ہے۔ اس نے تو اپنی طرف سے جان دیدی تھی۔ اور دیکھنے والوں نے بھی ایسا سمجھا کہ مر گیا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے حالت بیہوشی میں کرکے موت سے بچا لیا اور یہ تو عام محاورہ ہر زبان میں ہے کہ کوئی سخت بیماری سے صحت پاتا ہے تو اسے بھی لوگ کہتے ہیں کہ دوبارہ زندگی پائی۔

لیکچر

۱۶ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء کو عاجز کے دو لیکچر ہوئے اور ۲۳ جنوری کو دو لیکچر ہوئے۔ ہر دو میں آدمیوں کی تعداد معقول تھی۔ لیکچر کے بعد سوال و جواب بھی ہوئے۔ لیکچر کے دن کے علاوہ بھی لوگ آتے ہیں۔ اور سوالات کرتے ہیں۔ اور سلسلہ حقہ کے حالات دریافت کرتے ہیں۔

پریزیڈنٹ برازیل کا تار

جنوبی امریکہ میں برازیل ایک بہت بڑا ملک ہے۔ وہاں کے پریزیڈنٹ کو میں نے سال نو کی مبارکباد کا کارڈ اور کچھ رسالے سلسلہ حقہ کی تبلیغ کے بھیجے تھے۔ جس کے جواب میں پریزیڈنٹ کی طرف سے شکریہ کا تار آیا ہے۔ تار اسپینش زبان میں ہے۔ ایک امریکن عالم جو زیر تبلیغ ہیں۔ انہوں نے ترجمہ کرکے سنایا۔

شاہ بلجیم کا خط

ایسا ہی شاہ بلجیم کی طرف سے عاجز کے تبلیغی مراسلہ کے جواب میں شکریہ کا خط آیا ہے جو فرانسیسی زبان میں ہے۔ فرنچ کونسل سے اس کا ترجمہ کرایا گیا۔ ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء

محمد صادق عفا اللہ عنہ
4334. Ellis Avenue
Chicago Ill
U. S. Amrica

اخبار احمدیہ

آگرہ میں احمدیہ انجمن

شہر آگرے کے مختلف حصص میں مختلف مقامات پر چند ایک احمدی رہتے تھے۔ اور انہیں سے بعض کو بعض کا علم نہ تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا سامان مہیا کر دیا کہ اب سب اکٹھے ہو گئے ہیں۔ گذشتہ جمعہ کے روز بتاریخ ۲۵ فروری سنہ ۱۹۲۱ء بعد نماز جمعہ ایک باقاعدہ انجمن قائم کی گئی ہے اور ہر فرد سے ماہوار چندہ وصول کرنے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ اقبال محمد خان سکرٹری انجمن احمدیہ ہوا گھر آگرہ

کالکا میں احمدی

حکیم دین محمد صاحب احمدی رجمنٹل اکونٹ نمبر ۳۔ میوں کور کالکا کی طرف سے درخواست ہے۔ کہ کالکا میں جو احمدی بھائی آویں۔ وہ ان سے ملکر جایا کریں۔ اور امیر جماعت شملہ اور امیر جماعت انبالہ ہر دو صاحبان میں سے جن کے علاقہ میں کالکا پڑے۔ حکیم صاحب موصوف کو اپنے زیر علاقہ سمجھ کر ان سے مناسب کام لیں۔ اور سکرٹری تبلیغ متعلقہ ان سے کام لیں۔ عبد الغنی احمدی از لاہور

ولادت

بندہ کو مولا کریم نے اپنے فضل و کرم سے لڑکا دیا ہے۔ برخوردار کی سعادت مندی اور درازی عمر کیواسطے احباب دعا فرماویں۔ اس خوشی میں دو روپے الفضل کے غریب فنڈ میں بھیجتا ہوں۔ محمد نثار اللہ۔ اکھنور

ایک معزز نو مبائع

چودہری الٰہ بخش صاحب پنشنر میجر صوبیدار پلٹن نمبر ۲۸ پنجابی ساکن موضع کھبینی بدیچھیاں ضلع امرتسر جنہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے لیکچر گذشتہ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء میں سیالکوٹ اور امرتسر میں سنے۔ اور مولوی عطاء اللہ وغیرہ کی حرکتیں حضرت خلیفۃ المسیح کے امرتسر کے لیکچر کے وقت دیکھیں۔ گذشتہ احمدیہ جلسہ سالانہ قادیان میں بھی آئے یہاں حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریریں سُنکر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے ہیں احباب چودہری صاحب کے لئے دعا فرمائیں۔ ماسٹر ودھاوے خان احمدی امرتسر

درخواست دعا

جڑانوالہ میں سلسلہ حقہ کے لوگ بہت کم ہیں احباب دعا فرماویں۔ کہ خدا تعالیٰ یہاں کے لوگوں کو حق کے سمجھنے کی توفیق دے۔ نیز میرے لئے اور ایک بھائی بنام رشید محمد ساکن عینو آنہ کے لئے دعا کی جاوے خدا تعالیٰ ہمیں دینی اور دنیوی کامیابی عطا کرے۔

نیاز مند۔ ابراہیم از جڑانوالہ۔

اعلان نکاح

مسمی غلام محمد ولد نیک محمد اعوان ساکن نکودر ضلع اٹک کا نکاح مسماۃ مصابانو بنت قاضی فیض اللہ مرحوم ساکن نکودر کے ساتھ مبلغ دو صد ۲۰۰ مہر پر ۱۴ ؍ ۲ کو حضرت مولوی سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ ناظر امور عامہ قادیان

درخواست اخبار

میں پہلے بصرہ میں ملازم امام مسجد رہا ہوں وہاں جناب حوالدار صاحب نورالدین سے پرچہ الفضل دیکھتا رہا۔ مگر اب بوجہ ضعیف ہونے والدین کے نام کٹا کر گھر آ گیا ہوں۔ مگر اب یہاں الفضل نہیں ملتا۔ عارض ہوں کہ کسی ذریعہ فی سبیل اللہ میرے نام پرچہ مبارک جاری کیا جاوے۔ بندہ حافظ الٰہی بخش

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان ۔ ۷ مارچ ۱۹۲۱ء

اخبار ”سیاست“ اور ”ستیارتھ پرکاش“

ہمارے مسلمان بھائی ہندوؤں کی رفاقت اور تائید حاصل کرنے کے لئے جو کچھ کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہم نے یہ بات نہایت حیرت اور افسوس کے ساتھ سُنی کہ ایک مسلمان اخبار کے ”سید“ ایڈیٹر صاحب نے تحریک کی ہے کہ ہندو مسلمان سکھ اپنے علیحدہ علیحدہ سکول توڑ کر ایک آزاد قومی سکول بنالیں جنمیں ہندو سکھ اور مسلمان لڑکے تعلیم پائیں۔ اور ان کی مذہبی تعلیم کے لئے قرآن شریف وید مقدس۔ گرنتھ صاحب اور ستیارتھ پرکاش رکھی جائے۔

چونکہ اخبار سیاست ہمارے دفتر میں نہیں آتا۔ اسلئے ہم مذکورہ بالا تحریک پر خود کوئی نوٹس نہیں دے سکے۔ اور اپنے معزز نامہ نگار مرزا محمد شفیع صاحب دہلوی کا مضمون درج کرتے ہیں۔ اگرچہ اس مضمون کی اشاعت میں کسی قدر دیر ہو گئی ہے۔ لیکن چونکہ خطرہ ہے۔ کہ مسلمان بھی ناواقفیت کی وجہ سے اس تحریک کے شکار نہ ہو جائیں۔ اور ہندوؤں کو خوش کرنے کی خاطر ”ستیارتھ پرکاش“ کا سکولوں میں پڑھانا منظور کرلیں۔ اسلئے درج کیا جاتا ہے۔

اس موقعہ پر ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ ستیارتھ پرکاش میں اسلام اور بانیٔ اسلام کے متعلق جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ انہیں سے چند ایک بطور نمونہ درج کر دیں۔

سوامی دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق تماشہ گر۔ بدنیت۔ مطلب برار۔ جھوٹا۔ غیر معتبر۔ عورتوں مردوں کو لالچ دیکر ادنا لوگوں کو جال میں پھنسانے والا۔ خونی بے حیا۔ شہوت پرست جنگلی آدمی۔ چالاک۔ ایذا رسان۔ بدچلن وغیرہ الفاظ نعوذ باللہ بڑی جرأت اور دلیری سے استعمال کئے ہیں۔ ایسے ہی قرآن کریم اور مسلمانوں کے دوسرے عقائد کے متعلق سخت درشت الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ انہی کی طرف ہمارے مضمون نگار نے اپنے مضمون میں اشارہ کیا ہے۔ ایسی کتاب کو سکولوں میں داخل کرنے کی تحریک کا ایک مسلمان کی طرف سے ہونا نہایت ہی افسوسناک ہے۔ مسلمانوں کو اس کی زور مخالفت کرنی چاہیئے۔

(ایڈیٹر)

ایڈیٹر صاحب اخبار سیاست اپنے اخبار مورخہ ۲۴ جنوری کے صفحہ ۲ پر برادران جلال پور سے التماس کرتے ہیں کہ انکی تقریر اور تحریر پر عمل کر کے ہندو مسلمان اور سکھ صاحبان جلال پور اپنے اپنے علیحدہ قومی سکولوں کو توڑ کر ایک آزاد قومی سکول بنالیں۔ اور اس مشکل کو کہ مذہبی تعلیم کس طرح ہو ایڈیٹر صاحب جیسے مدبر اور ماہر تعلیم اس طرح حل کرتے ہیں کہ ایک گھنٹہ مذہبی تعلیم کا مقرر ہو۔ جسمیں ہر ایک لڑکا جس مذہب کی تعلیم میں چاہیے شامل ہو۔ اور قرآن شریف۔ وید گرنتھ اور ستیارتھ پرکاش کی تعلیم دی جائے۔

ایڈیٹر صاحب ایک مشہور روزانہ اخبار کے ایڈیٹر ہیں اور یہ یقین نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ان جیسا واقف کار ایڈیٹر ستیارتھ پرکاش کے اس حصہ سے ناواقف ہوگا جسمیں اسلام پر ناجائز نکتہ چینی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ قرآن شریف۔ ملائکہ و دیگر اسلامی اصول پر نہ صرف سب و شتم کیا گیا ہے۔ بلکہ نہایت سخت گالیاں اور فحش الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اس قسم کا ستیارتھ پرکاش کا ایک پُورا باب ہے۔ اور سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ کس طرح ایک مسلمان ایڈیٹر ایسی کتاب ایک ایسے قومی سکول میں پڑھانے کے قابل سمجھتا ہے جسمیں مسلمان طلباء بھی تعلیم پاویں۔ شاید ایڈیٹر صاحب کا یہ خیال ہو۔ کہ اسوقت جب ستیارتھ پرکاش کا سبق شروع ہو۔ مسلمان طلباء سے کہدیا جاویگا کہ وہ ذرا باہر تشریف لیجائیں۔ کیونکہ اب ان کے خدا۔ رسُول اور قرآن شریف کو غلیظ گالیاں دی جاوینگی۔ جن کے سُننے سے ان کو جوش آویگا۔ لیکن کیا کوئی باغیرت مسلمان طالب علم اپنے ہندو بھائی کی اس درخواست کو خوشی سے قبول کریگا۔ اور پھر منتظر ہوگا کب میرا بھائی میرے خدا۔ رسول۔ اور ان کے پاک کلام کی توہین کر کے فارغ ہو۔ اور پھر میں واپس اس کے پاس جاؤں۔ کیا یہ صریح دینی بے غیرتی نہیں۔ افسوس!

ہم منتظر تھے کہ ایڈیٹر صاحب ”سیاست“ جہاں اپنی دھواں دھار تقریروں میں گاؤکشی کے خلاف مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہیں وہاں اس کے صلہ میں ہندو برادران وطن سے ستیارتھ پرکاش کے اس حصہ کو جسمیں اسلام کے خلاف زہر اُگلا گیا ہے خارج کرنے کی درخواست کرینگے لیکن بجائے اس کے اس کو وہ متحدہ قومی سکول میں پڑھائے جانے کی تحریک کرتے ہیں۔ اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ ترک قوم اور خلیفۃ المسلمین کی حمایت محض ان کے مسلمان ہونے کی وجہ سے کی جاتی ہے۔ اور انہی کی خاطر گورنمنٹ سے قطع تعلق کرنے کی تلقین کی جارہی ہے۔ لیکن جس کی وجہ سے ترکوں اور خلیفۃ المسلمین سے تعلق ہے یعنی اسلام اور وجود پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر ان کے متعلق اسقدر بے پرواہی مقام حیرت ہے۔

اسموقعہ پر میں چند اور باتیں بھی عرض کرنا چاہتا ہوں اُمید کہ ان پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جائیگا۔

اپنے خلیفہ کی حمایت اور اس کی عزت اور وقار کیلئے مسلمانوں میں کس قدر جوش و خروش ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی جان و مال تک فدا کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن ایک دور بین انسان جب غور کرتا ہے۔ تو حیران ہوتا ہے۔ کہ عملی طور پر کچھ بھی نہیں ہے۔ اسوقت ہندوستان میں لاکھوں لاکھ روپیہ خلافت فنڈ اور دیگر قومی کاموں کے لئے وصول ہوا اور وصول کیا جا رہا ہے۔ خلافت نوٹ بھی جاری ہوئے۔ لیکن کیا یہ تمام روپیہ صرف لیڈران کے سفر خرچ اور اخراجات ہوٹل کے لئے ہی وقف ہے۔ مالی پہلو سے سلطان ٹرکی کی حالت اسوقت سخت نازک ہے۔ چار ماہ کی تنخواہ فوج اور سول کے ملازمین کی چڑھی ہوئی ہے۔ فوجی افسر مظاہرہ کر رہے ہیں اور بھوکے مر رہے ہیں۔ خلیفۃ المسلمین اور ان کی سلطنت کے خزانہ میں ایک پیسہ نہیں۔ جو تنخواہ نے ہی ادا کئے جاویں۔ کیا ہندوستان کے سات کروڑ مسلمان اور ان کے بیس کروڑ ہندو بھائی ایسے نازک وقت میں صرف ایک کروڑ روپیہ بھی اپنے خلیفۃ المسلمین کو بطور امداد پیش نہیں کر سکتے۔ جب کہ ہندوستان نے کئی کروڑ روپیہ جنگ میں گورنمنٹ برطانیہ کو قرض دیا۔ حالانکہ اس سے ان کے خلیفہ کی حالت بہت بہتر

ہو سکتی ہے۔ لیکن جاننے والے جانتے ہیں کہ اس بارے میں مسلمان کیا کچھ کرنیوالے ہیں۔

ہندوستان کے مسلمان گذشتہ پانچ سال کی جنگ میں خلیفۃ المسلمین سے اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار عملی طور پر جس طرح کر چکے ہیں۔ وہ ان کے خلیفہ صاحب کو عرصہ دراز تک یاد رہیگا۔ اور شاید یہی وجہ ہے۔ کہ سلطنت ٹرکی نے ہندوستان کے مسلمانوں کی پچھلی محبت کا نمونہ دیکھ کر عالم اسلام سے مالی امداد کی کوئی اُمید رکھنے کی بجائے اتحادیوں سے ہی کچھ روپیہ قرض لینے کا انتظام کیا ہے۔ حالانکہ یہی وہ اتحادی ہیں جن کو ٹرکی کا دشمن ظاہر کیا جاتا ہے۔ یہ تو مسلمانوں کا حال ہے لیکن تعجب ہے۔ کہ ہمارے ہندو برادران وطن جو بہت عقلمند اور دور اندیش ہیں۔ وہ بھی جلیانوالے باغ کے واقعہ کو بار بار دُھرا کر اور اس کو انسانیت اور شائستگی کے خلاف اور سنگین ظلم ظاہر کر کے خود اپنے مذہب کی روایات اور حضرت رام چندر علیہ السلام کی توہین کر رہے ہیں۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ یہ امر مسلّمہ ہے کہ جب مادر ہند سیتا جی کو راون بھگا کر لے گیا۔ اور حضرت رام چندر جی نے اس پر حملہ کر کے لنکا کو فتح کیا۔ تو صرف اکیلے راون کے قصور پر جو اس سے سرزد ہوا تھا۔ تمام لنکا کو سنگین ترین سزا دی۔ اور اس کو تباہ کر دیا اور کہا جاتا ہے کہ اسکو آگ لگا دی۔

ہم حضرت رام چندر کو بزرگ انسان سمجھتے ہوئے ان کے کسی فعل پر نکتہ چینی نہیں کرتے۔ بلکہ اس کو بھی اسوقت کی مصلحت کے موافق جائز ہی کہتے ہیں۔ لیکن جلیانوالے باغ کا واقعہ بار بار دُہرانے والے ذرا غور کریں۔ کہ گورنمنٹ کے بعض افسر جو مسلّمہ طور پر روحانیت میں حضرت رام چندر کے مقابلہ میں کچھ بھی نہ تھے۔ ان سے اگر ایسا فعل سرزد ہو گیا۔ تو وہ اسقدر کیوں مورد لعنت و ملامت کئے جا رہے ہیں۔ کیا یہ در پردہ حضرت رام چندر پر حملہ تو نہیں ہو رہا۔

یہ سطور درد دل سے لکھی گئی ہیں۔ اُمید کہ بجائے بُرا منانے کے ان پر غور کیا جاویگا۔ اور ٹھنڈے دل سے فیصلہ کیا جائیگا کہ جن واقعات اور حالات کی بناء پر گورنمنٹ کے خلاف آواز اُٹھائی جاتی ہے۔ اسی رنگ کے دوسرے واقعات کو کس نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

دشمن کی زبان سے معجزہ شق القمر کے متعلق حضرت مسیح موعود کی کامیابی کا اعتراف

حکیم ابو تراب عبد الحق صاحب ایڈیٹر اہلسنت امرتسر ایک ہندو کے اس اعتراض کا کہ "حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس معجزے تھے یا نہیں" حسب ذیل جواب دیتے ہیں:۔

"حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جیسے قرآن مجید خود معجزہ عطا کیا۔ ویسے دیگر معجزات بھی عطا فرمائے تھے جیسے معجزہ شق القمر جس کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مناظرہ پنڈت مرلیدھر سے ہوا تھا۔ جسکی تفصیل "سرمہ چشم آریہ" میں موجود ہے۔ اور پنڈت جی لاجواب ہو گئے تھے۔ اور شکست اٹھائی تھی۔"

(اہلسنت ۲۱ فروری و یکم مارچ ۱۹۲۱ء)

ابو تراب صاحب کی اس عداوت اور دشمنی کو مدنظر رکھتے ہوئے جو انہیں حضرت مرزا صاحب اور آپ کے سلسلہ سے ہے۔ شق القمر کے معجزہ کے متعلق مناظرہ میں آپکی کامیابی اور دشمن کی ناکامی کا اعتراف کرنا ایسا امر ہے۔ جو الفضل ما شھدت بہ الاعداء کا پورا پورا ثبوت ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ دشمن کو بھی حضرت مرزا صاحب کے ان دلائل اور براہین کی پختگی اور مضبوطی کا اقرار ہے۔ جو دشمنان اسلام کو مقابلہ میں آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئے۔ اور آپ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان معجزات اور نشانات کو ثابت کرنے کی قوت اور استعداد تھی۔ جن کا دنیا انکار کر چکی تھی۔ اور جن کا ثبوت دینے سے مسلمان کہلانیوالے عاجز اور درماندہ تھے۔

ہم پوچھتے ہیں کیا یہ حضرت مرزا صاحب کا ایسا کارنامہ نہیں ہے، جس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ اگر ہے اور جیسا کہ خود اعتراف کیا گیا ہے۔ ایسا ہی ہے۔ تو کیوں مسلمان کہلانیوالے اس کی قدر نہیں کرتے اور حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا اقرار نہیں کر لیتے۔ اگر ہمارے مخالفین ضد اور تعصب سے علیحدہ ہو کر غور و فکر سے کام لیں تو انہیں معلوم ہو جائے کہ حضرت مرزا صاحب نے غیر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی بے نظیر طریق سے صداقت ثابت کر دی ہے۔

لالہ لاجپت رائے اور آریہ سماج

اخبار بندے ماترم ۱۱ مارچ میں لالہ لاجپت رائے صاحب آریہ سماج کی موجودہ حالت کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

"موجودہ آریہ سماج جو پارٹی سپرٹ کے خیال سے بہت سے نازیبا کام کرنا ضروری سمجھتی ہے۔ وہ سوامی دیانند کی آریہ سماج بھی نہیں۔ جس سماج نے سوامی دیانند کے بنائے ہوئے دہرم کو پیچھے ڈال کر سکولوں اور کالجوں کو اپنے ایمان کا جزو بنا لیا۔ وہ آریہ سماج سوامی دیانند کی آریہ سماج نہیں ہے۔"

پروفیسر رام دیو صاحب اور ان کے ساتھیوں کو چاہیئے کہ یا تو لالہ صاحب کی مذکورہ بالا رائے کو درست مان کر تسلیم کر لیں۔ کہ "موجودہ آریہ سماج" نے "سوامی دیانند کے بنائے ہوئے دہرم" کو پیچھے ڈال دیا ہے یا ان ہی تقریر یا تحریر کے ذریعہ فیصلہ کر لیں کہ ان کا خیال درست نہیں ہے۔ ورنہ اسی اصل کے ماتحت جو پروفیسر صاحب نے اسلام کے متعلق گھڑا ہے۔ انہیں لالہ لاجپت رائے کی مذکورہ بالا رائے کیوجہ سے ماننا پڑیگا کہ اصل آریہ سماج اب موجود نہیں ہے اور جو کچھ موجود ہے وہ کچھ اور ہی ہے۔

گاؤکشی کے انسداد کا ریزولیوشن نامنظور

لالہ سکھبیر سنگھ صاحب نے کونسل آف سٹیٹ میں گاؤکشی کے خلاف جو ریزولیوشن پیش کیا۔ اور جس کے متعلق ہم اپنے خیالات مفصل طور پر ظاہر کر چکے ہیں وہ مسلمان اور انگریز ممبران کونسل کے اختلاف سے مسترد ہو گیا۔ اگرچہ ریزولیوشن کثرت رائے کے خلاف ہونے کی وجہ سے نامنظور ہو گیا ہے لیکن مسلمان ممبروں کے اپنی تقریروں میں کہنے پر کہ یہ ایسا مسئلہ ہے جو ہندو مسلمانوں کے باہمی مشورہ اور مصالحت سے طے ہونا چاہیئے اور اس کیلئے قانون بنوانے کی کوشش نہیں کرنا چاہیئے۔ لالہ صاحب کا ریزولیوشن کو واپس نہ لینا ظاہر کرتا ہے کہ ہندو لیڈر کہاں تک مسلمانوں کے ساتھ باہمی مصالحت اور مشورہ سے کسی امر کا فیصلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

ہندو اخبارات نے جو خاص رسوخ اور اثر رکھتے ہیں اس ریزولیوشن کے مسترد ہونے پر ناراضی اور ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ اس پر بھی ہم افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ہندو اخبارات مسلمانوں کے مذہبی جذبات اور احساسات کی پروا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتے۔

خطبۂ جمعہ

ہمارے لئے ایک ہی دروازہ کھلا ہے اور وہ خدا کی رحمت کا دروازہ ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء

واقعاتِ دُنیا کی تقسیم دنیا میں جتنے واقعات ہوتے ہیں وہ دو اقسام میں منقسم ہوتے ہیں بعض کام ایسے ہوتے ہیں کہ انسان سوچ بچار کر نیت اور ارادہ سے کرتا ہے۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان کے کرنے کے لئے حالات مجبور کر دیتے ہیں۔ ارادہ اور نیت تو ان کے ساتھ بھی شامل ہوتی ہے۔ لیکن ان میں بیرونی واقعات مجبور کر کے انسان کو ایسی جگہ لے جاتے ہیں جہاں وہ کام کرنے پڑتے ہیں۔

ہندو مسلمانوں کا اتحاد ابھی اسی زمانہ میں دیکھ لو۔ دُنیا کے تغیرات نے ان دو قوموں کو جو سالہا سال سے ایک دوسری کے خون کی پیاسی تھیں کس طرح اکٹھا کر دیا ہے۔ ہندو مسلمانوں کی نسبت کہا تو یہ جاتا تھا کہ ان کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ مگر یہ دونوں قومیں کبھی ایک مسئلہ پر اکٹھی نہ ہو سکتی تھیں۔ ہر معاملہ میں انکی رائیں مختلف ہوتی تھیں۔ مگر اب حالات ایسے پیدا ہو گئے گو نیت اور ارادہ بھی ساتھ شامل ہے۔ کہ ہندو ایک طرف مُسلمانوں سے صلح کرنے کے لئے مجبور ہو گئے۔ اور مسلمان دوسری طرف ان سے صلح کے لئے مجبور ہو گئے۔ ہندوؤں نے دنیا کی مالی ترقی دیکھ کر لوگوں کے جاہ و حشم کو دیکھ کر اور ان کی طاقت و قوت کو دیکھ کر خود بھی ویسا ہی بننے کی کوشش شروع کی۔ پہلے کبھی انہوں نے ہندوستان سے نکلکر دوسرے ممالک کے حالات کو نہ دیکھا تھا کیونکہ ان کے ہاں آیا ہے کہ اگر کوئی سمندر پار جائے۔ تو اپنے مذہب سے مُرتد ہو جاتا ہے۔ مگر باوجود اسکے اب جبکہ انھوں نے غیر ممالک کی سیر کر کے وہاں کے لوگوں کو دیکھا۔ امریکہ۔ جاپان۔ انگلینڈ اور یورپ کے دوسرے ممالک میں گئے۔ اور معلوم کیا کہ جس قدر انہوں نے ترقی کر لی ہے۔ ادھر یہ دیکھا کہ وہ علوم میں ترقی کر چکے ہیں اور یہ بھی دیکھا کہ تعداد میں ۳۰ کروڑ کے قریب ہیں۔ جو کہ یورپ کے بڑے سے بڑے ملک کی بھی آبادی نہیں۔ پھر یہ بھی دیکھا کہ یورپین ممالک کی دولت ان ممالک کی وجہ سے ہے جنہیں وہ تجارت کر کے روپیہ کماتے ہیں۔ اس سے انہیں خیال پیدا ہوا۔ کہ جب دوسرے ممالک ہمارے ذریعہ دولت عزت اور طاقت حاصل کرتے ہیں۔ تو ہم خود کیوں نہ ان باتوں کو حاصل کریں اور انہی کی طرح نہ بنجائیں۔

اس میں ان کے سامنے ایک چیز روک تھی۔ اور وہ یہ کہ جہاں عزت۔ دولت۔ رتبہ کا سوال آیا۔ ہندوؤں نے کہا مجھے ملے۔ اور مُسلمانوں نے کہا مجھے۔ اس کشمکش میں کسی کو بھی نہ ملتی۔ لیکن اب انہیں خیال آیا اور ان کی نظر اس طرف پڑی۔ کہ اگر ایک مُسلمان کو عزت ملجائے تو بھی اپنے ملک میں ہی رہیگی۔ باہر کے آدمی کو تو نہ ملیگی۔ اسپر انہوں نے مُسلمانوں کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھایا۔ اور یقین دلایا۔ کہ ان کی عزت وہ اپنی عزت سمجھیں گے۔ اور کسی قسم کی شکایت نہ پیدا ہونے دینگے مگر مُسلمانوں کو ان کے متعلق پُرانا تجربہ تھا۔ کئی سالوں میں انھوں نے دیکھا تھا کہ ہندوؤں نے ان سے معاہدے کئے اور توڑ دیئے۔ اسلئے وہ مطمئن نہ ہو سکتے تھے۔ اور ہندو انہیں اس سے بڑھ کر یقین بھی کیا دلا سکتے تھے۔ کہ کہہ سکتے تھے۔ ہم تم سے بُرا سلوک نہ کرینگے۔ لیکن مُسلمان ان کے بہت سے وعدے دیکھ چکے تھے۔ اسلئے وہ ان کے وعدوں کی کوئی حقیقت نہ سمجھتے تھے۔ اور باوجود ہندوؤں کے اصرار کرنے کے کہ مسلمان ان سے ملکر غیر ملک کے لوگوں کو ہندوستان سے نکال دیں اور اس کیلئے بھائی بھائی بنکر کوشش کریں۔ پھر بھی مسلمان ان کی بات کو قبول نہ کرتے تھے۔ مگر زمانہ میں ایسے تغیرات ہوئے کہ ٹرکی جنگ میں شامل ہو گئی۔ اور جسطرح ہمیشہ سے شکست کھلنے والی سلطنتیں اُٹھاتی ہیں۔ اُسنے بھی نقصان اُٹھایا۔ فاتحین نے ٹرکی سے جو معاہدہ کیا۔ وہ مُسلمانوں کی اُمیدوں کے خلاف تہا میرے نزدیک اس کے بعض حصّے درست ہیں۔ اور بعض فی الواقعہ ظالمانہ ہیں۔ مگر مسلمانوں کے مطالبات ایسے تھے کہ کوئی بھی فاتح ان کو پُورا نہ کر سکتا تھا۔ ان کا مطالبہ تھا۔ کہ جنگ میں ہم نے بھی حصہ لیا ہے۔ ہم نے بھی اپنے مُسلمان بھائیوں پر گولیاں چلائی ہیں۔ ہم نے بھی اسلامی علاقے فتح کرنے میں جانیں دی ہیں۔ اسلئے صُلح کے وقت ہم سے بھی پُوچھا جائے۔ کہ کیا کرنا چاہیئے۔ اور ہمارے مطالبات کو بھی پُورا کیا جائے۔ آسٹریلیا۔ فرانس۔ بلجیم۔ انگلینڈ وغیرہ ممالک کے لوگ بھی لڑے۔ ان کے آدمی بھی مارے گئے۔ ان کی صلح کے وقت باتیں سُن لیں۔ لیکن ایک بات ہماری بھی ترکوں کے معاملہ میں سُن لیں۔ اپنی قربانیوں کے لئے باقی سب کچھ لے لیں۔ لیکن ہماری قربانیوں کے بدلے ترکوں کو چھوڑ دیں۔ لیکن ایسا نہ ہوا۔ ان کی یہ بات نہ مانی گئی۔ اسوقت انہوں نے دیکھا کہ ترکی تباہ ہو گئی ہے اور ترکی کی تباہی کے ساتھ اسلام کی تباہی ہے۔ گو واقعہ میں یہ بات نہ تھی۔ بلکہ اسلام کی ترقی اس میں مرکوز تھی۔ کہ مسلمان چاروں طرف سے مایوس ہو جاتے تا کہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکتے۔ مگر وہ نہ سمجھے۔ کہ اس میں اسلام کی تباہی ہے۔ اسوقت انہوں نے کہا کہ چاہے ہم پس جائیں۔ اور ہندو ہمیں پیس ڈالیں۔ مگر ہم ان کو پیس کر چھوڑینگے۔ جنہوں نے ترکوں کو تباہ کیا ہے۔ ان حالات کے ماتحت وہ تمام پرانی دشمنی اور عداوت بھول گئے اور ہندوؤں کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھایا اور کہا ہندو ہمارے بھائی ہیں۔ جدہر وہ اُدہر ہم۔

تو ایک تعلقات ایسے ہوتے ہیں جو ارادہ اور نیت کے ماتحت پیدا کئے جاتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص شہر میں رہتا ہے۔ اسکو اختیار ہے کہ زید کو تعلق پیدا کرے یا بکر سے۔ لیکن بعض حالات ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں کسی خاص شخص کو دوست بنانے کیلئے انسان مجبور ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ میں نے بتایا ہے کہ حالات نے ہندوؤں کو مسلمانوں سے اور مسلمانوں کو ہندوؤں سے مجبور کر کے ملا دیا۔ اگر یہ حالات نہ پیدا ہوتے۔ تو ممکن تہا کہ انہیں سے کوئی فرانس سے یا جاپان سے اور کوئی امریکہ یا انگلینڈ سے تعلق قائم کر لیتا لیکن حالات نے انہیں مجبور کر دیا۔ کہ آپس میں تعلق پیدا کریں۔

تو دو قسم کے کام دنیا میں ہو رہے ہیں۔ ایک وہ جو انسان مجبوری سے کرتا ہے۔ اور دوسرے وہ جو اپنی مرضی اور ارادہ سے کرتا ہے۔

دینی امور میں انسان کی حالت

یہی حال دین کے معاملہ میں ہے۔ ہر انسان کا کام ہے۔ کہ خدا تعالےٰ سے محبت کرے۔ خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا کرے خدا تعالےٰ سے انس پیدا کرے۔ لیکن ہر انسان اس کے لئے آزاد ہے۔ وہ ایسا کر سکتا ہے۔ کہ خدا کو چھوڑ کر شیطان سے تعلق پیدا کرے۔ خدا کو چھوڑ کر حکومت سے تعلق پیدا کرے۔ خدا کو چھوڑ کر دولت سے پیار کرے۔ مگر بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ انسان کو مجبور کر کے خدا کی طرف لایا جاتا ہے۔ یہ ایسے لوگوں کے متعلق ہوتا ہے جو اپنے اندر صلاحیت اور قبولیت کا مادہ رکھتے ہیں۔ جن کے نفس میں ایسی نیکی اور خیر ہوتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی محبت نہیں چاہتی کہ وہ ضایع ہوں۔ ان کو خدا تعالےٰ کھینچ کر اپنی طرف لے آتا ہے۔

ہماری جماعت کی حالت

اس قسم کے جماعتیں بہت گذری ہیں اور اس زمانہ میں ایسی جماعت تم لوگ ہو۔ بیشک خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنا انسان کی مرضی پر منحصر ہے۔ مگر ہماری جماعت اگر غور کرے۔ تو اسے معلوم ہوگا کہ اس وقت اسے خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے اور اس تعلق کو مضبوط کرنے کیلئے مجبور کیا جا رہا ہے۔ خدا تعالےٰ کے تعلق کے سوا باقی تمام تعلقات کاٹے جا رہے ہیں۔ ہر قوم جو دنیا میں بستی ہے۔ ہماری جماعت کو حقارت سے دیکھتی ہے۔ اور نہ صرف حقارت سے دیکھتی ہے۔ بلکہ ہمیں مٹانا چاہتی ہے۔ ہمارے مقابلہ میں عیسائی ہندوؤں سے ہندو عیسائیوں سے مسلمان عیسائیوں سے اور عیسائی مسلمانوں سے اور ہندو مسلمانوں سے مل جاتے ہیں۔ اور کوئی قوم نہیں جو ہمارے مقابلہ میں دوسری قوموں کے ساتھ متفق نہ ہو۔ گویا دنیا کا کوئی ایسا دروازہ کھلا نہیں۔ جس کی طرف دیانت اور ایمانداری کو قایم رکھکر جا سکتے ہوں۔ ہم ہندوؤں کی طرف نہیں جا سکتے۔ جب تک ہم اپنی محبوب ترین چیز ایمان کو قربان نہ کریں۔ اسی طرح ہم غیر احمدیوں۔ سکھوں۔ یہودیوں۔ عیسائیوں۔ غرضکہ کسی قوم سے دیانت داری کے ساتھ صلح نہیں کر سکتے۔ دنیا اس وقت منافقت چاہتی ہے اور کہتی ہے۔ کہ اگر سارا نہیں تو ایمان کا کچھ نہ کچھ حصہ ہمارے ہاتھ فروخت کرو۔ تب صلح ہو سکتی ہے۔ مگر ہم نے چونکہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ اس لئے ایسا نہیں کر سکتے۔

ایمان کوئی چھین نہیں سکتا

پس ہماری جماعت اگر اپنے اس عہد پر پکی ہے۔ اگر اس نے یہ عہد سچے دل سے کیا ہے۔ اور اگر وہ اس کو پورا کرنا چاہتی ہے۔ تو پھر تم دنیا سے صلح نہیں کر سکتے کیونکہ دنیا تمہارا یہ عہد توڑنا چاہتی ہے۔ تم یہی کر سکتے ہو کہ جاؤ ہماری جان۔ مال۔ بیوی۔ بچے جائداد سب کچھ لو۔ ہمیں ان سب سے پیارا ایمان ہے۔ وہ ہم تمہیں نہیں دے سکتے۔ اور نہ کسی کی طاقت ہے۔ کہ یہ ہم سے چھین سکے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے اس کا چھیننا کسی کے قبضہ اور اختیار میں رکھا ہی نہیں۔ ظالم جان لے سکتا ہے۔ مال چھین سکتا ہے۔ وطن سے بیوطن کر سکتا ہے۔ جائداد تباہ کر سکتا ہے۔ مگر ایمان نہیں چھین سکتا۔ چونکہ یہ سب سے زیادہ قیمتی چیز ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے اس کی ذمہ واری خود لی ہے۔ اس کو انسان خود ہی نکال دے تو نکال دے۔ مگر کوئی اس سے ہرگز نہیں چھین سکتا۔

تم اگر اس عہد پر قایم ہو۔ تو پھر کسی قوم کے ساتھ دیانت داری سے صلح نہیں کر سکتے۔ ہندو مسلمانوں سے اس لئے صلح کر سکتے ہیں۔ کہ وہ جانتے ہیں۔ یہ مردہ ہے ہم سے کچھ چھین کر نہیں لے جا سکتے۔ اسی طرح سکھ ہندوؤں سے مل سکتے ہیں۔ مگر احمدیوں سے ملنے کیلئے کوئی قوم تیار نہیں۔ وجہ یہ کہ وہ جانتے ہیں۔ اگر ہم ان سے ملے۔ تو ان میں جذب ہو جائینگے۔ اس لئے وہ ہم سے دور دور بھاگتے ہیں۔ اس طرح ہمارے لئے چاروں طرف سے دروازے بند ہو گئے ہیں۔ اور صرف ایک ہی دروازہ کھلا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کا دروازہ ہے۔

ہمارے لئے بہت بڑی نعمت

پس جہاں یہ زمانہ ہمارے لئے مشکلات کا زمانہ ہے۔ وہاں خدا کی رحمتوں کا بھی ہے کیونکہ ساری دنیا ہمیں گھیر گھیر کر خدا تعالےٰ کی طرف لے جا رہی ہے۔ اور سارے دروازے بند ہو کر ہم ایک ہی دروازہ کی طرف کھینچے جا رہے ہیں۔ اس سے زیادہ نعمت ہمیں اور کیا چاہیئے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا اور مال و دولت نو مسلموں میں تقسیم کر دیا۔ تو انصار میں سے کسی نوجوان کو خیال پیدا ہوا۔ کہ فتح تو ہم نے کی ہے۔ اور خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ لیکن مال رسول کریم نے اپنے رشتہ داروں کو دیا ہے۔ اور اس کا اس نے اظہار بھی کر دیا۔ مکہ والے رشتہ دار بن گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ بات سنی۔ تو سب کو جمع کیا۔ اور پوچھا کیا کسی نے یہ کہا ہے۔ صحابہ سچے انسان تھے۔ انہوں نے اس کا انکار نہ کیا۔ لیکن ساتھ یہ کہا۔ کہ ایک جاہل اور نادان نے یہ بات کہی ہے۔ اور اب وہ شرمندہ ہے۔ آپ اس کا کوئی خیال نہ فرماویں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے انصار ایک بات تھی۔ جو نکل گئی۔ تم اگر چاہو۔ تو کہہ سکتے ہو۔ کہ جب محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو وطن والے مارتے اور دکھ دیتے تھے۔ اس وقت ہم گئے اور تم کو اپنے گھر لے آئے۔ اور ہمارے ذریعہ تمہیں عزت حاصل ہوئی۔ مگر تم ایک اور بات بھی کہہ سکتے تھے۔ اور وہ یہ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو کہ مکہ میں پیدا ہوا۔ تو مکہ والے تو اونٹ اور مال لے گئے۔ اور انصار اس کو اپنے گھر لے گئے۔

فی الواقع یہی عظیم الشان نعمت تھی۔ جو انصار کو حاصل ہوئی۔ انصار نے بڑی معذرت کی۔ اور کہا مال و دولت کیا چیز ہے۔ ہمیں سب سے بڑی نعمت حاصل ہے۔

درحقیقت مال و دولت کچھ بھی حقیقت نہ رکھتا تھا۔ مکہ رسول کریم صلے اللہ وآلہ وسلم نے ہی فتح کیا تھا مدینہ والے تو پہلے بھی تھے۔ وہ کیوں نہ مکہ فتح کر سکے۔ مکہ آپ ہی کے ذریعہ فتح ہوا تھا۔ پھر ہو سکتا تھا۔ کہ جب رسول کریم کا اپنا شہر فتح ہو گیا تھا۔ تو آپ اسی جگہ رہتے۔ کیونکہ یہ شہر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بسایا ہوا آپ کے باپ دادا کا وطن تھا۔ اور کس کو اپنے وطن سے محبت نہیں ہوتی۔ مگر رسول کریم نے کہا وفاداری یہی ہے۔ کہ مدینہ والوں نے جب تکلیف اور مشکلات کے وقت میرا

ساتھ دیا۔ تو میں بھی ایسا ہی کے ساتھ ہونگا۔ اس سے بڑھکر مدینہ والوں کے لئے اور کیا نعمت ہو سکتی تھی ؂

اسوقت دنیا بڑے بڑے منصوبے کر رہی ہے اور لوگ کہہ رہے ہیں ہم یہ کرینگے اور وہ کرینگے۔ ہم کہتے ہیں اگر تم کامیاب بھی ہو گئے۔ تو دنیا کا مال و دولت ہی حاصل کرو گے یا لاکھ جس طریق پر چل رہے ہو یہ بھی نہیں ملیگی اور تباہی کا سامنا ہوگا مگر ہم کہتے ہیں کہ اگر تم اس میں کامیاب بھی ہو جاؤ۔ تو ہمیں ناکام نہیں کر سکتے بلکہ ہمارے لئے چاروں طرف سے دروازے بند کر کر ہمیں اس ہستی کی طرف لیجا رہے ہو جس سے بہتر کوئی اور نہیں ہو سکتا۔

ہماری جماعت موقع سے فائدہ اٹھائے

اسوقت میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ اس موقع سے فائدہ اٹھائے۔ اور جو حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ ان کی قدر کرے۔ اور اپنے ایمان کو جس کی وجہ سے فضل نازل ہو رہے ہیں اور بڑھائے۔

یاد رکھو دنیا کی چیزیں اگر کافی طور پر نہ بھی ملیں تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر خدا نہ ملے۔ تو پھر کچھ بھی نہیں۔ سب کچھ ہیچ ہے۔ جب خدا مل جائے۔ تو دنیا کی سب چیزیں مل جاتی ہیں۔ مگر ان کا خیال کرنا کمینگی ہے۔ دیکھو اگر کوئی شخص کسی دوست کو ملنے کے لئے جائے۔ تو اسے اچھا کھانا ملیگا لیکن اگر وہ اسلئے جاتا ہے۔ کہ اچھا کھانا ملے۔ تو یہ اس کی کمینگی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ سے اسلئے تعلق پیدا کرنا کہ دنیاوی چیزیں حاصل ہوں۔ کمینگی ہے۔ اور مومن کبھی کمینہ نہیں ہو سکتا۔ تمہیں بھی دنیاوی چیزوں کا خیال نہ چاہیئے۔ ہاں یہ تمہیں ملینگی ضرور۔ اگر دنیا تلوار اور زور سے ہمارا مقابلہ کریگی۔ تو چاہے خدا تعالیٰ حکومتوں کو ہمارے ساتھ کر دے۔ چاہے ہمیں طاقت دے دے۔ ہم تلوار اور زور سے مقابلہ کرینگے۔ اور اگر دنیا دلائل سے مقابلہ کریگی۔ تو ہم دلائل سے مقابلہ کرینگے اور کامیابی خدا تعالیٰ ہمیں دیگا۔ درمیانی مشکلات اور تکلیفیں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں یہ سب انبیاء کی جماعتوں کو آتی رہی ہیں۔ اگر ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط رکھیگی اور اس عہد پر قائم رہیگی جو مسیح موعود سے اس نے کیا تو یقیناً اسکو کامیابی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا فضل کرے ؂

غیر احمدی کی نماز جنازہ

۳۰ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء کے پیغام میں ایک کارڈ کا عکس چھپا ہے جو ہمیں یوں دکھایا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی

مکرمی سلمہ۔ سلام علیکم خط آیا۔ غیر احمدی کا جنازہ اور تغسیل اور تکفین درست ہے۔ اس کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا درست ہے۔ حضرت صاحب منع فرماتے ہیں۔ والسلام

از قادیان ۱۵ اپریل۔ محمد صادق عفا اللہ عنہ

بخدمت میاں محمد اسمٰعیل صاحب احمدی معرفت حکیم محمد اکرم صاحب ساکن ...

ڈاک خانہ کی مہر سے دکھایا گیا ہے کہ یہ سنہ ۱۹۱۲ء کا ہے۔

اس کارڈ کو ہم پر بطور حجت ملزمہ پیش کیا گیا ہے اور پوچھا گیا ہے کہ تم لوگ۔ جو غیر احمدیوں کی نماز جنازہ ناجائز بتلاتے ہو۔ تو اس فتویٰ کی موجودگی میں کہاں تک درست ہے۔ ہم تو یہ مضمون قابل اعتنا نہیں سمجھا تھا۔ کیونکہ پرانا جھگڑا ہے اور بار ہا جواب دیا جا چکا ہے۔ مگر دو تین خطوط مجھے وصول ہوئے ہیں۔ از انجملہ ایک خط صادق صاحب پٹیالوی کا ہے اسلئے مجھے کچھ عرض کرنا پڑا۔

اوّل تو ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلمہ گوؤں کی نسبت کیا ارشاد تھا جو سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں تھے۔ سو ان لوگوں کے بارے میں جو مکفر اور مکذب ہوں۔ فریقین (مبائعین و غیر مبائعین) کا اتفاق ہے کہ وہ کافر ہیں اور کافر کا جنازہ کسی مسلمان کے نزدیک بھی جائز نہیں۔

پس اگر اس کارڈ میں غیر احمدی کا جنازہ درست ہے۔ اگر عام ہے اور جنازہ سے مراد نماز جنازہ ہے تو یہ فتویٰ صرف ہمارے ہی نہیں بلکہ غیر مبائعین کے بھی خلاف ہے۔ میں جو جواب وہ اس کا دینگے۔ وہی یا ویسا ہی جواب ہماری طرف سے بھی سمجھ لیں ؂

دوم۔ جب حضرت مسیح موعود حقیقۃ الوحی میں بصراحت تمام فرماتے ہیں کہ:۔

(ا) نہ ماننے والے اور کافر کہنے والے ایک ہی ہیں۔

(ب) ایک کفر تو یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار اور ایک کفر یہ کہ مسیح موعود کا انکار۔ اور درحقیقت یہ دونو قسم کے کفر ایک ہی قسم ہے ؂

(ج) جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور مجھے نہیں مانا وہ مسلمان نہیں ہے

(د) دوسرے لوگ (جو مکفر نہیں) اگر کفر کا فتویٰ دینے والوں کو نام بنام کافر کہیں اور اشتہار دیدیں اور اپنے اندر کوئی شائبہ نفاق نہ رکھتے ہوں۔ اور خدا کے کھلے کھلے نشانوں کے منکر نہ ہوں۔ تب میں انہیں مسلمان سمجھونگا۔

تو ان حوالوں کی موجودگی میں نماز جنازہ کی نسبت کیا شک و شبہ رہ سکتا ہے۔ کیونکہ شریعت محمدیہ کا یہ مسئلہ تو مسلمہ فریقین ہے کہ کافر کا جنازہ جائز نہیں۔ پس حضرت مسیح موعود کا ایسا فتویٰ الگ دکھانے کی ضرورت نہیں۔ جس میں لکھا ہو کہ غیر احمدی کا جنازہ جائز نہیں۔ کیونکہ جب آپ سلسلہ احمدیہ سے باہر رہنے والوں کو کافر قرار دے چکے تو وہ تمام احکام ان پر جاری ہونگے۔ جو کفر کے لوازمات میں سے ہیں۔

سوم۔ حضور نے غیر احمدی کے جنازے سے منع فرمایا ہے یہ امر ڈائریوں سے بھی ثابت ہے اور خطوط سے بھی۔ پس نصوص صریحہ قرآن مجید و احادیث نبوی و تحریرات مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف۔ اگر کوئی تحریر کسی کی ہمیں دکھائی جائیگی تو یا تو ہم اس کی غلط فہمی کہینگے یا اس کی ایسی تاویل کرینگے جس سے وہ اصل فتویٰ کے خلاف نہ رہے۔

پس ہم اس کارڈ پر نظر کرتے ہیں۔ تو اس کا وہ مفہوم جو غیر مبائعین کی طرف سے بیان کیا گیا ہے حضور (مسیح موعود) کی تعلیم کے خلاف پاتے ہیں۔ اسلئے ضرور ہے۔ کہ اس کے وہ معنے نہ لیں اور اس خط کے لکھنے والے کی پوزیشن بھی واضح کریں۔

(ا) یہ جو کہا گیا ہے کہ یہ خط "مفتی محمد صادق صاحب کے ہاتھ کا ۲۰۔ اپریل سنہ ۱۹۱۲ء کا میاں جی محمد اسمٰعیل صاحب کے نام لکھا ہوا" بالکل غلط ہے۔ یہ خط حضرت مفتی صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا نہیں۔ بلکہ پیر افتخار احمد صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اور حضرت مفتی صاحب کے صرف دستخط ہیں۔

(ب) اس خط میں یہ نہیں لکھا گیا کہ "حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ غیر احمدی کا جنازہ درست ہے" بلکہ اپنے طور پر یہ خط لکھا گیا ہے اور یہ سب جانتے ہیں کہ ہر خط کا جواب پوچھ کر نہیں لکھا جاتا تھا ؂

(ج) حضرت مسیح موعود کا یہ فتویٰ اور حکم شائع تھا کہ غیر احمدی کی نماز جنازہ جائز نہیں۔ پس یہ کیونکر ممکن تھا کہ اس کے صریح خلاف ایک فتوےٰ باہر بھیجا جاتا ؛

اصل مطلب بات صاف ہے۔ راقم خط کی مُراد یہ ہے کہ غیر احمدی جب فوت ہوجائے۔ تو اس کی تجہیز و تکفین جائز ہے یعنی اس کی فوتیدگی پر اس کو گاڑنے کے لئے قبر کھُدوانا۔ نہلانا۔ کفن پہنانا۔ قبر تک پہنچانا اور ایسے امور جن کو عام طور پر جنازہ کرنا کہتے ہیں منع نہیں۔

چونکہ نماز جنازہ کی ممانعت سے بعض لوگوں کو یہ شبہات پیدا ہو گئے تھے۔ کہ جب نماز جنازہ غیر احمدی کی نہیں پڑھی جائیگی۔ تو اب اسے غسل دینا۔ کفن پہنانا۔ قبر تک پہنچانا بھی جائز نہیں۔ اسلئے یہ بتایا گیا۔ کہ یہ باتیں ممنوع نہیں بلکہ غیر احمدی اگر احمدی امام کی اقتداء میں کسی احمدی کا جنازہ پڑھے یا کسی احمدی کو غسل دے۔ کفن پہنائے۔ قبر تک پہنچائے۔ تو یہ بھی منع نہیں۔ اور اس کا ذبح کیا ہوا جانور بھی احمدی کے لئے حلال ہے۔ جیسا کہ دیگر اہل کتاب کا۔ اس فقرے کے ایک معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں۔ "جنازہ درست ہے" میں سے "نماز" کو مستثنیٰ دوسرا فتویٰ کرتا ہے محرر اگر تجہیز کا لفظ استعمال کرتا۔ تو یہ غلط فہمی نہ ہوتی۔ مگر اسوقت چونکہ اس قسم کے مباحثات نہ تھے۔ اسلئے زیادہ احتیاط نہ کی گئی۔ اور ایسے الفاظ نہ لکھے گئے۔ جن سے دوسرا مطلب نکالنے کا موقعہ ہی نہ مل سکے۔ (الحکم)

متبرک انگوٹھی

"دو عجیب تحفے" کے عنوان سے جن انگوٹھیوں کا اشتہار الفضل میں چھپ رہا ہے۔ ان میں سے نمبر اول انگوٹھی ہم نے دیکھی ہے۔ سورہ فاتحہ نہایت باریک حروف میں لکھ کر نگینہ کی جگہ رکھ کے اوپر سفید شیشہ جڑ دیا گیا ہے۔ جسکے نیچے سے الفاظ بخوبی پڑھے جا سکتے ہیں۔ انگوٹھی چاندی کی منقش ہے۔ باریک نویسی قابل قدر اور لائق داد ہے قیمت عاید ہے۔ اور اس قسم کی انگوٹھی کی قیمت جس پر حضرت مسیح موعود کا الہام الیس اللہ بکاف عبدہٗ لگایا گیا ہو۔ عمر ۶ روپیہ ۸ آنہ۔

ملنے کا پتہ:۔ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب احمدی پانی پت

مسیحی عورت اور غیر مسیحی مرد

کیا ازروئے کتاب مقدس مسیحی عورت غیر مسیحی مرد کے ساتھ رشتہ مناکحت رکھ سکتی ہے؟ یہ ایک سوال ہے جس کا جواب کتاب مقدس یہ دیتی ہے۔

"میں کہتا ہوں کہ اگر کسی بھائی کی جورو بے ایمان ہو اور وہ اس کے ساتھ رہنے کو راضی ہو۔ تو وہ اسکو نہ چھوڑے۔ اور جس عورت کا شوہر بے ایمان ہو اور وہ اس کے ساتھ رہنے کو راضی ہو تو وہ اسکو نہ چھوڑے کیونکہ جو شوہر باایمان نہیں۔ وہ بیوی کے سبب سے پاک ٹھہرتا ہے"۔

(پولوس رسول کا خط بنام اہل کرنتھس ۱۲-۱۳/۷ باب)

اسکی تفسیر میں ریورنڈ جے جے لوکس صاحب فرماتے ہیں :۔

"ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اس امر کی نسبت کبھی کچھ تعلیم یا حکم نہیں دیا۔ اور نہ اس نے اپنے شاگردوں کو باہر والوں یا بے ایمانوں کے ساتھ بیاہ کرنے کی نسبت کچھ کہا۔ بلکہ پولوس ایسے بیاہ کے حق میں رسول ہو کر اور خدا سے اختیار پاکر خود یہ حکم دیتا ہے۔ ان دنوں میں وے لوگ جو مسیح پر ایمان لانے سے پہلے بیاہ کر چکے تھے۔ جب مسیحی ہوئے۔ تو انکی عورتیں ان کے ساتھ مسیحی نہ ہوئیں۔ سو پولوس ان کو سمجھاتا ہے۔ کہ ایسا نہ کرنا۔ کیونکہ یہ طلاق دینے اور جورو کے چھوڑنے کی کافی وجہ نہیں۔ اگر غیر مسیحی عورت اپنے مسیحی شوہر کے ساتھ یا غیر مسیحی مرد اپنی مسیحی عورت کے ساتھ رہنے پر راضی ہو۔ تو وے جُدا نہوں۔ بلکہ پیار کے ساتھ جیسا خاوند اور عورت کو مناسب ہے آپس میں رہیں۔

اگر خاوند مسیحی ہو۔ تو اس کے سبب اسکی غیر مسیحی جورو پاک ہے۔ یعنی اگر جورو خاوند میں سے ایک بھی مسیح کے ساتھ زندگی رکھے۔ تو اس کی وجہ سے اس دوسرے کو جو مسیحی نہیں ہے۔ فائدہ پہنچتا ہے اور صرف غیر مسیحی جورو اپنے مسیحی شوہر سے یا غیر مسیحی شوہر اپنی مسیحی جورو سے فائدہ نہیں اُٹھاتے۔ بلکہ انکی اولاد بھی ان سے فائدہ اُٹھاتی ہے۔"

اس سے صاف یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بیاہ جو کہ ایک پاک رشتہ ہے اسکو بہت جلد بغیر کسی وجہ کافی کے توڑنا مناسب نہیں۔ غیر مسیحی کے ساتھ کسی مسیحی کا رشتہ رکھنا یا کسی کام میں اس کے ساتھ شریک ہونا بہت ہی فائدہ مند ہے۔ کیونکہ مسیح کے شاگرد دنیا کے نور اور نمک ہیں"۔ (دیکھو تفسیر خط مذکورہ مطبوعہ ۱۸۹۳ء)

اب جبکہ "مقدس رسول پولوس" اور معتبر و محقق مفسرین نے بتلا دیا۔ کہ اگر کوئی مسیحی مرد غیر مسیحی ہو جائے۔ اور اسکی عورت مسیحی ہی رہے۔ تو وہ آپس میں زن و شوئی کے تعلقات بطریق سابق بدستور رکھ سکتے ہیں کیونکہ بقول پولوس "اے عورت کیا جانتی کہ تو اپنے خصم کو بچائے اور اے مرد کیا جانتے کہ تو اپنی جورو کو بچائے"۔ (آیت ۱۶) اور "کہ خدا نے ہمیں ملاپ کے لئے بلایا ہے"۔ (آیت ۱۵) تو مناسب ہے۔ کہ جس طرح مسیحی کلیسیا اپنے نو مرید مسیحیوں کی بیویوں کو مشن کے احاطہ میں لانا اور مسیحی خاوند کے ہمراہ رکھنا نہایت ضروری خیال کرتے ہیں۔ اسی طرح مسیحی زن یا مرد جب کسی دوسرے مذہب کو قبول کریں۔ تو عورت کی حالت میں اس کے خاوند کو اور خاوند کی حالت میں اس کی عورت کو قبول کردہ مذہب کی سوسائٹی میں بھیجدیں۔

ایک مسیحی مفسر ہمارے پیش کردہ حوالہ پر یہ اعتراض کرینگے کہ "کرنتھیوں کے خط کے مذکورہ باب میں یہ نہیں لکھا کہ جو مسیحی مذہب ترک کر کے مرتد ہو جاویں۔ ان کا نکاح بھی رہ سکتا ہے۔ بلکہ صرف یہ لکھا ہے۔ کہ اگر کوئی شادی شدہ غیر مسیحی عیسائی ہو جائے۔ تو غیر مسیحی زوجہ کو رکھ سکتا ہے۔ اور اگر کوئی شادی شدہ غیر مسیحی عورت مسیحی ہو جائے۔ تو وہ غیر مسیحی سابقہ خاوند کے ساتھ رہ سکتی ہے۔ کیونکہ اس سے اُمید ہو سکتی ہے۔ کہ شاید دوسرا بھی مسیحی ہو جائے۔ پر مُرتد کے ساتھ رہنا مسیحیت کی رُو سے ناجائز ہے۔ اور نکاح نہیں رہ سکتا"۔ (تفسیر جوزف صاحب)

یہ خواہ مخواہ کی زبردستی ہے۔ کوئی معمولی خواندہ بچہ بھی آیات مذکورہ پڑھ کر اس نتیجہ پر ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن ہم پادری صاحب کی زبردستی کو قبول کر کے ان سے دریافت کرتے ہیں کہ آپ پر فرض ہے۔ کہ اول آپ انجیل کا کوئی ایسا حوالہ دکھلادیں

جسمیں لکھا موجود ہو۔ کہ مرتد کی بیوی کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ یا مرتد زوجہ کا نکاح مسیحی مرد کے ساتھ نہیں رہتا *

دوم۔ یہ کہ جب پطرس رسول نے جو آپ کے نزدیک عظیم الحواریین ہیں مسیح سے انکار کر دیا تھا۔ اور ایک بار انکار نہیں کیا تھا بلکہ ثالوث مقدس کے اعداد کو مدنظر رکھ کر سہ بار انکار کیا تھا۔ (متی ۲۶ باب ۷۰ تا ۷۴) تو پھر اس کی زوجہ کا نکاح قائم رہا تھا یا نہیں۔ اور یہ ثبوت بھی آپ کے ذمہ ہے۔ کہ پطرس نے کس کلیسیا میں کون سے پاسبان یا خادم الدین کے روبرو پھر مسیح کا اقرار کیا تھا۔

مقدس تواریخ ہمکو بتلاتی ہے کہ پطرس رسول کی زوجہ تھی۔ جیساکہ متی ۸ باب ۱۴ میں انکی بیوی کے گھرانے کا ذکر موجود ہے۔

کیا میں امید رکھوں کہ مسیحی اخبار نور افشاں کے ایڈیٹر اور اخبار سی۔ ای پنجاب کپورتھلہ کے نوجوان ایڈیٹر مسٹر نور طیب اس بارے میں ہمارے ساتھ تبادلہ خیالات کر کے ایک سچی اور پکی بات پر لوگوں کو پہنچا کر سبکدوش ہونے کی کوشش فرمائینگے * عبدالحق نو مسلم۔ از دفتر تالیف قادیان۔

حقہ چھوڑنیوالے احباب کی فہرست

(سلسلہ کیلئے دیکھو الفضل نمبر ۶۴)

جن صاحبان نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کے ماتحت حقہ پینا چھوڑ دیا ہے۔ ان کے نام الفضل نمبر ۶۴ میں درج ہو چکے ہیں۔ اب بقیہ فہرست ذیل میں دی جاتی ہے۔ امید ہے دوسرے احباب بھی اطلاع دینگے ان اصحاب سے چھ ماہ کے بعد بذریعہ خطوط کے دریافت کیا جائیگا کہ آیا وہ اپنے عہد پر قائم ہیں۔ (ناظر تربیت)

(۸) محمد گلاب صاحب منیجر سنگر سوئنگ مشین کمپنی سیالکوٹ (۹) بہادر علی شاہ صاحب احمدی رفعو کوٹ ہیرا (۱۰) عزیز اللہ ولد بہادر علی احمدی کمہاری حلقہ دعوا تحصیل پنڈ دادنخاں (۱۱) سوم اللہ صاحب محمود پور ڈاکخانہ اکال گڑھ (۱۲) بہاول حق صاحب۔ مدالیال (۱۳) مولا بخش صاحب بھیبیاں ڈاکخانہ ننداچور۔ ہوشیارپور (۱۴) اللہ دتا صاحب موضع پیر کوٹ تحصیل حافظ آباد گوجرانوالہ (۱۵) محمد حسین صاحب تاجر کلکتہ (۱۶) علی محمد صاحب نوحیاوالی ضلع گوجرانوالہ (۱۷) عبدالغنی صاحب مواحمدی بسب ادریسیر بھڑوچ (۱۸) قاسم الدین صاحب کلرک دفتر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر سیالکوٹ (۱۹) والدہ چودہری غلام رسول صاحب نمبر ا ے چک ۹۹ (۲۰) عطا محمد صاحب منٹگمری (۲۱) شیخ مظفر احمد صاحب کلرک توپخانہ ۲۸ کوہاٹ (۲۲ و ۲۳) ولی محمد و علی محمد موہگہ کلاں شہر امرتسر (۲۴) بنی اللہ باعث عشم سیالکوٹ

فہرست نو مبایعین

یہ نمبر شمار جنوری سنہ ۱۹۲۱ء سے شروع ہوتا ہے مگر یہ بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہیئے۔ بعض السبوگ جو قادیان میں آکر بیعت کرتے ہیں۔ ان کے نام محفوظ رکھنے کی اسوقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کی گئی۔ پھر بعض دفعہ بیعت کرنے والوں کے نام مہتمم ڈاک کی فہرست میں کسی نہ کسی باعث سے رہ جاتے ہیں۔ دفتر الفضل کو جس قدر نام مہیا ہو سکتے ہیں۔ ان کو شایع کر دیا جاتا ہے۔ اور انہی کا یہ نمبر شمار ہے۔ (ایڈیٹر)

ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء

۱۔ فضل کریم صاحب گوجرانوالہ
۲۔ شیخ برکت علی صاحب ضلع ملتان
۳۔ اہلیہ " " "
۴۔ سبحان علی " " "
۵۔ امیر بی
۶۔ آمنہ بنت علم الدین " "
۷۔ اے آمنہ مینکا کالکٹ
۸۔ حیات بی بی۔ ضلع گوجرانوالہ
۹۔ نواب الدین صاحب " گوجرانوالہ
۱۰۔ صابرہ " "
۱۱۔ ماہن کولمبو
۱۲۔ خان صاحب چوہدری محمد خان گجرات
۱۳۔ خدابخش صاحب ضلع جہلم
۱۴۔ عبداللہ خان صاحب " "
۱۵۔ سید راحت حسین صاحب بنگلہ
۱۶۔ منشی محمد قاسم صاحب گوجرانوالہ
۱۷۔ محمد علی صاحب لکھنؤ
۱۸۔ محمود الحسن صاحب "
۱۹۔ منظور النساء "
۲۰۔ نثار فاطمہ "
۲۱۔ شاکر النساء "
۲۲۔ صدیقہ خاتون لکھنؤ
۲۳۔ فضل رحمت "
۲۴۔ فاطمہ "
۲۵۔ محمد حیات صاحب برہا
۲۶۔ برکت علی صاحب ضلع شاہپور
۲۷۔ فضل حق صاحب " لائلپور
۲۸۔ مہر مہتاب الدین صاحب " "
۲۹۔ فضل الدین صاحب " "
۳۰۔ سردار محمد صاحب " "
۳۱۔ غلام نبی صاحب نمبردار " "
۳۲۔ حسن محمد صاحب " امرتسر
۳۳۔ نور الٰہی صاحب " "
۳۴۔ روشن الدین صاحب " گوجرات
۳۵۔ مرزا دین محمد بیگ صاحب " گورداسپور
۳۶۔ عبداللہ صاحب " جہلم
۳۷۔ مولوی عبدالرحمن خان صاحب لاہور
۳۸۔ اہلیہ صاحبہ عبدالکریم بھاگلپور
۳۹۔ محمد عبدالجلیل صاحب۔ سکندرآباد دکن
۴۰۔ محمد رمضان صاحب لاہور
۴۱۔ مفتی احمد صاحب ضلع گورداسپور
۴۲۔ فتح علی شاہ صاحب " گجرات
۴۳۔ صاحبزادہ صاحب۔ ضلع گورداسپور
۴۴۔ غلام علی صاحب " "
۴۵۔ سردار علی صاحب " "
۴۶۔ برکت علی صاحب " "
۴۷۔ حاجی خدابخش صاحب " جھنگ
۴۸۔ والدہ جناب صفدر حسین صاحب لکھنؤ
۴۹۔ اہلیہ ملک ستار محمد صاحب ضلع جہلم
۵۰۔ علم دین صاحب " شاہپور
۵۱۔ اللہ دتا صاحب " گوجرانوالہ
۵۲۔ حسین صاحب " "
۵۳۔ محمد دین صاحب " "
۵۴۔ مراد " "
۵۵۔ فضل کریم صاحب E.E.7
۵۶۔ چودہری مولابخش صاحب ضلع جالندھر
۵۷۔ اہلیہ مولابخش صاحب " "
۵۸۔ غلام محمد خان صاحب " "
۵۹۔ منشی غلام حیدر صاحب " شیخوپورہ
۶۰۔ زینب بی بی۔ ضلع سیالکوٹ
۶۱۔ شیخ عبدالرحمان صاحب " راولپنڈی
۶۲۔ چودہری فضل الٰہی صاحب " سیالکوٹ
۶۳۔ غلام حیدر صاحب " "
۶۴۔ غلام حسن صاحب " "
۶۵۔ غلام حیدر صاحب " گوجرات
۶۶۔ سید محمد حسین شاہ صاحب " گورداسپور
۶۷۔ شاہ دین صاحب " بہرائچ
۶۸۔ غلام الدین صاحب " سیالکوٹ
۶۹۔ برکت علی صاحب " شاہپور
۷۰۔ اہلیہ صاحبہ حکیم سراج الدین لاہور
۷۱۔ واحد بخش صاحب ضلع ملتان
۷۲۔ بابو ملک غلام حسین صاحب "
۷۳۔ مستری محمد بخش صاحب شاہجہانپور
۷۴۔ اہلیہ صاحبہ محمد ادریس میرٹھ
۷۵۔ خسر صاحب " "
۷۶۔ قطب الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۷۷۔ حکیم الدین صاحب۔ ضلع سیالکوٹ
۷۸۔ ولایت خان صاحب " جہلم
۷۹۔ خیر محمد صاحب " جالندھر
۸۰۔ محمد خان صاحب " گوجرات
۸۱۔ برکت علی صاحب " سیالکوٹ
۸۲۔ محمد صدیق صاحب " گجرات
۸۳۔ علی بخش صاحب " ہوشیارپور
۸۴۔ میاں اللہ رکھا صاحب " مانٹگمری
۸۵۔ نور الدین صاحب " گورداسپور
۸۶۔ ابراہیم صاحب " "
۸۷۔ چودہری محمد دین صاحب " سرگودھا
۸۸۔ عمران بیگم " ہوشیارپور
۸۹۔ رکن الدین صاحب " گوجرانوالہ
۹۰۔ غلام محمد صاحب " شیخوپورہ
۹۱۔ ماسٹر فضل کریم صاحب " جھانسی
۹۲۔ اہلیہ صاحبہ شیخ محمد نبی " سکھر
۹۳۔ مسماۃ بیگم بی بی ضلع سیالکوٹ
۹۴۔ زینب بی بی " "
۹۵۔ بیگم صاحبہ فقیر بیگم کشمیر
۹۶۔ تاج الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۹۷۔ مسماۃ صاحب بی بی " جھنگ
۹۸۔ سید سعد اللہ شاہ صاحب " شاہپور
۹۹۔ اہلیہ صاحبہ " "
۱۰۰۔ بنت " " "
۱۰۱۔ شادی صاحب " ہوشیارپور
۱۰۲۔ محمد الدین صاحب " لائلپور
۱۰۳۔ محمد امین صاحب " ملتان
۱۰۴۔ مستری فیض اللہ خان صاحب ضلع راولپنڈی
۱۰۵۔ غلام حسین صاحب ضلع شاہپور
۱۰۶۔ مسماۃ ستان " "
۱۰۷۔ مسماۃ بھاگ بھری " "
۱۰۸۔ مسماۃ راجاں " "
۱۰۹۔ چودہری شیر محمد صاحب " منٹگمری
۱۱۰۔ اللہ دتا صاحب " "

(باقی آیندہ)

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

بنارسی تحفے ۸/۱۲

ہر قسم کے بنارسی کپڑے ۔ دوپٹے ۔ (زنانہ مردانہ) ساڑیاں عمامے ۔ کمخواب ۔ ہمیانی ۔ کاسی سلک ۔ موزے سلک گوٹہ پٹھے پتری بنارسی پائیدار فینسی چوڑیاں ۔ لکڑی اور پیتل کے کھلونے وغیرہ عمدہ اور کفایت سے فوراً مل سکتے ہیں ۔ ایک بار آزمائش کی ضرورت ہے ۔ فہرست کارخانہ بذا طلب فرمایئے ۔ اور آرڈر کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے ۔

احباب اینڈ کمپنی بنارس چھاؤنی

پونہ میں سیالکوٹ ۷/۱۲

چونکہ ہم نے اپنے مشہور کارخانہ سپورٹس بنام نظام اینڈ کو سیالکوٹ کی برانچ پونا کیمپ میں ۱۰ دسمبر سے بفضل تعالےٰ جاری کر دی ہے ۔ اس لئے ان احباب کی خدمت میں خاص طور سے التماس ہے ۔ جو جنوبی ہند میں کسی فوج میں ملازم ہیں یا کسی ہاکی ۔ کرکٹ یا فٹ بال کلب سے تعلق رکھتے ہوں اپنی آرڈر کو کام میں لا کر ہماری برانچ سے مال منگوائیں قیمت وہی ہوگی جو سیالکوٹ سے مال منگوانے میں خرچ ہوتا ہے ۔ بلکہ محصول میں بہت کمی ہو جائیگی ۔ مال عمدہ دیرپا ہوگا خط لکھنے پر لسٹ اشیاء کارخانہ و قیمت مفت ارسال کی جائیگی ۔

نظام اینڈ کو شاپ نمبر 95 B

Main Street Poona camp

بھاگلپوری ٹسری کپڑا ۶/۱۲

یہ بات مانی ہوئی ہے ۔ کہ ٹسری کپڑے بھاگلپور سے بہتر کہیں تیار نہیں ہوتے ۔ ہم خود تیار کرتے اور کرتے ہیں ہمارے کارخانہ سے ہر قسم کے کپڑے بفضل تعالےٰ روانہ کئے جاتے ہیں بالخصوص لنگیوں اور صافوں یعنی پگڑیوں کا ہمارے یہاں خاص اہتمام ہے ۔ مال عمدہ بھیجا جاتا ہے ۔ بشرط ناپسند ہونیکے ہم ہفتہ کے اندر واپس بھی لیتے ہیں ۔ جسمیں محصول آمد و رفت ذمہ خریدار ہوتا ہے ۔ اشتہاری لغو باتوں سے اس اشتہار میں کام نہیں لیا گیا صحیح اور سچے واقعات کی اطلاع ہے جو ایک مسلمان کا کام ہے فقط

المشتہر ۔ عبدالحکیم احمدی ڈاکخانہ ناتھ نگر ۔ بھاگلپور

دو عجیب تحفے ۶/۱۲

انگوٹھی نمبر ۱ خالص چاندی کی انگوٹھی خوشنما اور دلفریب ہونیکے علاوہ نہایت عجیب اور متبرک بھی ہے ۔ کیونکہ اسکے نگینہ پر نہایت حیرت انگیز طریقہ سے بہت ہی باریک حروف میں صرف اتنی ذرا سی ☐ جگہ میں تمام سورۃ الحمد شریف ایسی کاریگری اور صفائی کے ساتھ تحریر ہے ۔ کہ دیکھکر آدمی حیران ہو جاتے اور بغیر دیکھے ہرگز یقین نہ آئے ۔ باوجود بے حد باریک لکھا ہونیکے ہر لفظ بالکل صاف پڑھا جاتا ہے قیمت ۱۲؎ فی انگوٹھی ۔ الحمد شریف کے نیچے اگر خریدار اپنا نام بھی لکھوائے تو ۱۲؎ ۔

انگوٹھی نمبر ۲ چاندی کی یہ خوشنما اور خوبصورت انگوٹھیاں خاص احمدیوں کیلئے تیار کرائی گئی ہیں ۔ اسکے چھوٹے سے نگینہ پر حضرت مسیح موعود کا سب سے پہلا اور نہایت مشہور الہام الیس بکاف عبدہ ایسی صفائی باریکی اور خوشنمائی کے ساتھ تحریر ہے جسے دیکھ کر دل باغ باغ اور طبیعت خوش ہو جاتی ہے قیمت عصہ فی انگوٹھی خریدار اپنا نام بھی انگوٹھی پر لکھوائے تو عصہ ۔ ضروری نوٹ انگوٹھی کے نگینہ پر نہیں لکھا ۔ بلکہ نیچے کاغذ پر لکھا ہے (مینیجر) پٹیالہ

خوشخبری تریاق چشم خوشخبری

امراض چشم کا بہترین اور آسان علاج

ہمارا مجرب بنایا کردہ تریاق چشم ککروں کو زائل کرتا سرخی کو آنکھ کے اندر ہو یا باہر کاٹ دیتا اور پپوٹوں کے متورم مادہ کو خارج کر کے آنکھوں کو ہلکا اور صاف کر دیتا ہے خارش کے واسطے اکسیر ہے ۔ آنکھیں دھوپ میں فاسد مادہ کیوجہ سے نہ کھلتی ہوں یا گرمی کی وجہ سے ابل گئی ہوں یا گل گئی ہوں یا کثرت سے پھنسیاں (گوہانجنیاں) نکلتی ہوں یا گیڈ اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو ۔ یا ککروں کیوجہ سے آنکھوں میں زخم ہو گئے ہوں اور بینائی کم ہو جاتی ہو یا دھند اور غبار (بوجہ ککروں کے) چھایا رہتا ہو یا شب کوری ہو ۔ تو تھوڑے دنوں کے استعمال سے خدا کے فضل سے صحت ہو جاتی ہے ۔ اور اگر پلکیں گر گئی ہوں تو از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں ۔ شیر خوار بچہ سے لیکر بوڑھوں تک سب کو یکساں مفید اور بے ضرر ہے کیونکہ نباتات سے مرکب ہے ۔ کئی اصحاب احمدی و غیر احمدی و دیگر مذہب والوں) نے منگا کر تجربہ کیا ۔ اور اکسیر پایا ۔ بعض تو دیسی اور ڈاکٹری علاج کرا کر مایوس بھی ہو چکے تھے ۔ اور وہ تریاق چشم کے استعمال سے بکلی صحت یاب ہو گئے تھے ۔ بعض نے مفید پا کر تین تین دفعہ تریاق چشم منگوایا ۔ اور بعض نے تحریر فرمایا ۔ کہ اگر پانچ روپیہ تولہ کے بجائے پچیس روپیہ تولہ قیمت ہو تو بھی کم ہے ۔ جن کے سارٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں اگر کسی کو شک و شبہ ہو تو مندرجہ ذیل اصحاب سے دریافت کر لیویں ۔

(۱) خان شاہ نواز خاں صاحب ہیڈ کلرک محکمہ نہر گوجرات (غیر احمدی) (۲) مرزا سردار بیگ صاحب ڈسٹرکٹ ناظر گوجرات (غیر احمدی) (۳) مولوی عبدالحق صاحب محافظ دفتر فارسی گوجرات (غیر احمدی) (۴) منشی برکت علی صاحب ریڈر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گوجرات (غیر احمدی) (۵) مرزا احمد دین صاحب ریڈر لالہ ودہاوا صاحب مجسٹریٹ درجہ اول گوجرات (غیر احمدی) (۶) لالہ کرپا رام صاحب مجسٹریٹ جوڈیشل تحصیل پھالیہ گوجرات (۷) بابو امام الدین صاحب سیکرٹری نیشنل میڈیکل ہال جلال پور جٹاں ضلع گوجرات (۸) چوہدری غلام احمد صاحب نمبردار تحصیل کھاریاں ضلع گوجرات (احمدی) (۹) بابو محمد بخش صاحب ریلوے اسٹیشن لالہ موسیٰ سگنیلر از یورپین گارڈس گارڈنگ ضلع گجرات (احمدی) (۱۰) مولوی کرم الدین صاحب مدرس مڈل سکول ڈنگہ ضلع گجرات (احمدی) (۱۱) بابو اللہ دتا صاحب پوسٹل کلرک چھاؤنی دارجلنگ (احمدی) (۱۲) مرزا غلام سرور صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول چوٹی ضلع ڈیرہ غازی خان (احمدی) (۱۳) منشی عبداللہ خاں دفتر قانونگوئی تحصیل جامپور ضلع ڈیرہ غازی خان (۱۴) مولوی غلام نبی صاحب امام مسجد موضع چیم کوٹ ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ (احمدی) (۱۵) چوہدری عبدالغنی صاحب ساکن ببلوپور ڈاکخانہ خاص براستہ اسٹیشن سلار واہ ضلع لائل پور (احمدی)

قیمت فی تولہ اصہ (پانچ روپیہ) محصول وغیرہ بذمہ خریدار ۔ اگر کسی صاحب کو خدانخواستہ فائدہ نہ ہو تو ہم حی القیوم خدا کی قسم کھا کر عہد کرتے ہیں ۔ کہ تریاق چشم (باقیماندہ) واپس آنے پر قیمت فوراً واپس کر دینگے ۔ بشرطیکہ وہ حلفیہ قسم کھا کر تحریر کریں ۔ کہ فائدہ نہیں ہوا ۔

خاکسار

میرزا حاکم بیگ احمدی گڑھی شاہ دولہ صاحب گوجرات پنجاب

ہندوستان کی خبریں

ننکانہ صاحب میں ایک اور گوردوارہ پر سکھوں کا قبضہ لاہور۔ ۱۱ مارچ سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ننکانہ صاحب سے رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ کہ کل شام سردار کرتار سنگھ ساکن جھبر نے (ممبر کانفرنس جو گذشتہ سہ شنبہ کے روز مقامی حکومت اور گوردوارہ کمیٹی ننکانہ صاحب کے نمائندوں کے درمیان ہوئی تھی۔) مسلح سکھوں کی ایک جماعت ہمراہ لے کر ننکانہ صاحب میں کیارا صاحب کے گوردوارہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ کمشنر۔ ڈپٹی کمشنر شیخوپورہ کو ساتھ لے کر ضروری کاروائی کے لئے موقعہ کی طرف روانہ ہو گیا ہے۔

سکھ گوردواروں کے متعلق سرکاری اعلان ایک تازہ سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ننکانہ کے گرد ونواح میں بدمعاشوں نے جو کاروائیں شروع کر رکھی ہیں۔ وہ رفتہ رفتہ بند ہو رہی ہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ فوجوں کے وہاں جانے کا بہت اچھا اثر ہوا ہے۔ گورنمنٹ نے اس بات کا وعدہ کیا ہے۔ کہ گوردوارہ کو حملہ سے محفوظ رکھا جائیگا اور گوردوارہ کمیٹی نے اس بات کا اقرار کر لیا ہے۔ کہ جو جتھے وہاں ہیں۔ انہیں ہٹا دیا جائیگا۔ اور نئے جتھوں کو آنے سے روکا جائیگا۔ لیکن اس بات کا اندیشہ ہے کہ صوبہ کے بعض اور مشہور گوردواروں پر حملے نہ ہوں اور ایسا بھی نہ ہو۔ کہ ان حملوں کا سختی سے مقابلہ کیا جائے۔ ان حالات سے گورنمنٹ نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ہدایت کر دی ہے۔ کہ کسی گوردوارہ یا مندر کے متعلق باہمی جھگڑے سے نقص امن کا اندیشہ ہو۔ تو انہیں زیر دفعہ ۱۴۵ ضمنی ۴ ضابطہ فوجداری اس مقام پر جس کی نسبت جھگڑا ہو۔ فیصلہ ہونے تک قبضہ لینا چاہیئے آنندپور میں ہولے کے میلہ پر بہت لوگ جمع ہوا کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ سکھ پارٹیوں میں بہت کشمکش ہے۔ اس لئے گورنمنٹ یہ میلہ بند کرنے کے فکر میں ہے۔ مکتسر ضلع فیروزپور میں حکام اس بات کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ امن شکنی نہ ہو یہاں بھی قیام امن کے لئے فوجوں سے کام لیا جائیگا۔ اس میں گورنمنٹ یہ سوچ رہی ہے۔ کہ ایک ایسا قانون بنایا جاوے جس کے رو سے صوبہ میں سکھ گوردواروں کی پوزیشن صاف کی جائے گی۔

۱۲ سکھوں کی گرفتاری لاہور کے اکالی دل نے دہرم سالہ بھائی سادہو سنگھ پر قبضہ کر لیا۔ اس قبضہ کے بعد سکھوں نے ہنت ہری داس کو موقوف کر کے اپنے آدمی گرنتھ صاحب کی سیوا کے لئے مقرر کر دیئے۔ ۱۱ مارچ کی صبح کو صاحب ڈپٹی کمشنر معہ کئی پولیس افسر کے وہاں پہنچے۔ ان کے ساتھ دو تین سو پولیس کے سپاہی بھی تھے۔ انہوں نے حکم دیا۔ کہ جو سکھ دہرم سالہ میں ہیں۔ وہ وہاں سے چلے جائیں۔ مگر سکھوں نے جانے سے انکار کیا۔ اس پر ۲۱ آدمیوں کو گرفتار کر کے جیل خانہ میں بھیج دیا گیا۔ ان میں سے سات بوجہ کرایہ دار ہونے کے چھوڑ دیئے گئے۔ اب ۱۴ سکھ جیل میں ہیں۔

کسی کو ۴ آنہ سے زیادہ کے کارڈ لفافہ نہ دیئے جائیں ڈائرکٹر ڈاکخانجات وتار کا حکم ہے۔ کہ ایک پیسہ والے تنہا پوسٹ کارڈوں اور جوابی پوسٹ کارڈوں اور آدھ آنہ والے چھوٹے تجارتی اور مربع لفافوں کی مانگ کو ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء میں محدود کیا جائے۔ معمولی سے زیادہ مانگ کی ڈاکخانے تعمیل نہ کریں۔ کسی ایک شخص کو ایک دن میں مذکورہ بالا کارڈ اور لفافے چار آنہ سے زیادہ کے نہ دیئے جائیں۔ اس ماہ میں حد سے زیادہ سٹاک ان چیزوں کا کسی ڈاکخانہ

مسٹر محمد علی کی زبان بندی علیگڈھ ۱۲ مارچ مسٹر محمد علی پرنسپل نیشنل یونیورسٹی علیگڈھ اور مسٹر شیروانی مددگار معتمد قومی یونیورسٹی کو قانون ضابطہ فوجداری بند دفعہ ۱۴۴ کے تحت میں حکم دیا گیا ہے کہ وہ علیگڈھ کے ضلع میں کسی جلسہ عام میں کوئی تقریر نہ کریں۔

جالندھر میں لڑکیوں کا قومی کالج لڑکیوں کی قومی یونیورسٹی قائم کرنیکے متعلق جو دوسری کانفرنس جالندھر میں ہوئی تھی۔ اس نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ قومی یونیورسٹی جالندھر ہی میں قائم کی جائے۔ میٹنگ میں فیصلہ ہوا۔ کہ جالندھر میں فی الحال عورتوں کا ایک کالج ایسٹر کی تعطیلات میں قائم کیا جائے۔ جس کے لئے کماری لجاوتی صاحبہ ۲۰ ہزار روپیہ فراہم کرینگی۔

وفد خلافت کو داخلہ کی ممانعت صوبجات متحدہ کا وفد غازی پور جانے کے لئے جب اوڑیہار ریلوے سٹیشن پر پہنچا۔ تو اسے پولیس انسپکٹر کا زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری حکم ملا۔ کہ وہ غازی پور ایک ماہ تک نہ جائے۔ جب وفد اعظم گڈھ گیا۔ تو ان کو اسی دفعہ کے مطابق نوٹس ملا۔ کہ وہ دو ماہ تک وہاں کوئی تقریر نہ کریں۔ گورکھپور اور بستی میں وفد کے جلسوں کی ممانعت کے نوٹس پیشتر ہی جاری ہو چکے ہیں۔ جب وفد میرٹھ جا رہا تھا۔ تو اسے غازی آباد سٹیشن پر دفعہ ۱۴۴ مذکور کے مطابق یہ نوٹس ملا۔ کہ وہ غازی آباد میں داخل نہ ہوں۔

ٹیکسوں کی ادائیگی بند کرنیکا سوال بھوانی کانگرس کمیٹی نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی سے درخواست کی ہے۔ کہ بجٹ پاس ہو جانے کی صورت میں ٹیکسوں کی ادائیگی بند کرنے کے سوال پر غور کرنے کیلئے کانگرس کا ایک خاص اجلاس بلائے۔

آتشزدگی رنگون۔ ۱۱ مارچ۔ آج ایک زبردست آگ لگی۔ جو کنیڈی سٹریٹ کے ایک چائے خانے سے شام کے چار بجے شروع ہوئی اور ۱۲۰ مکانات کو خاک سیاہ کر کے ۸ سو آدمی خانماں برباد کر گئی۔ نقصان کا اندازہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ ہے۔

آئندہ قیدی کالے پانی نہ بھیجے جائیں گے دہلی۔ ۱۱ مارچ لیجسلیٹو اسمبلی میں سر ولیم ونسنٹ نے اعلان کیا کہ حکومت نے بتدریج انڈمان کے جیل کو بند کرنے کا تہیہ کر لیا ہے اب وہاں صرف وہی قیدی آئیں گے جو خوفناک جرائم کے مرتکب ہوئے ہونگے۔ موجودہ سیاسی قیدی اور تمام عورتیں وہاں سے واپس بلائی جائیں گی اور غالباً کوئی نیا قیدی وہاں نہیں بھیجا جائیگا۔

ممالک غیر کی خبریں

صلح کانفرنس

معاہدہ سیورے کی ترمیم لنڈن ۱۱ مارچ ۔ معلوم ہوا ہے کہ مسئلہ ترکی کے تصفیہ کا انحصار جیسا کہ اتحادیوں نے تجویز کیا ہے ان امور پر ہے کہ:۔

اتحادیوں کا قسطنطنیہ سے افواج آبنائے کے بہت سے حصہ پر ترکوں کی نگرانی ۔ تھریس بین الاقوامی ہو گی جو یونانیوں کے قبضہ میں ہے سمرنا میں حکومت خود اختیاری ہو ۔ مگر اس کی حکومت میں یونانیوں کا اقتدار ہو اور سمرنا ترکی تجارت کے لئے آزاد ہو ؛

تجاویز ترکوں اور یونانیوں کے حوالے مسٹر لائیڈ جارج م برائنڈ کونٹ سفورزا اور لارڈ کرزن اور مسٹر لائیڈ جارج نے یونانیوں کے پاس روانہ کیں ؛

ترک یونانی دونوں نے غور و خوض کرنے کے لئے مہلت چاہی ہے

نمائندگان انگورا کے جائز مطالبات پورے ہونگے لنڈن ۱۰ مارچ ۔ ڈیلی ٹیلیگراف کا فرانسیسی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ نمائندگان انگورا کے ساتھ گفتگو کے درمیان برطانی حکومت کے نمائندوں نے ظاہر کیا کہ اگر ترکی کے جدید لیڈر اس تصفیہ قبول کرنے پر راضی ہیں تو ان کے ہر جائز مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے ہر ایک کوشش کی جائیگی

سمرنا کی تقسیم مثلاً سمرنا کا شہر ایک خود مختار ریاست ہو سکتا ہے اور اس کے گرد و نواح کا ملک ترکی نگرانی میں دیا جا سکتا ہے ۔

قسطنطنیہ کا تخلیہ قسطنطنیہ میں جو اتحادی سپاہ ہے اس کو وہاں سے ہٹایا جا سکتا ہے ۔ اور آبنائے کا نام نہاد علاقہ انتظام کیا جا سکتا ہے کہ قسطنطنیہ اس سے خارج ہو جائے

یونانی سفارت نے منظوری دیدی لنڈن ۱۰ مارچ ۔ یونانی وفد نے برطانوی تجاویز کو بعض ترمیمات کی شرط پر منظور کر لیا ہے ۔ یونانی وفد ایتھنز اور ترکی وفد انگورا واپس جا رہے ہیں ۔

ان کی واپسی پر مجلس اعلیٰ کا اجلاس پھر ہوگا تاکہ فریقین کا تصفیہ کیا جائے

سمرنا اور تھریس کی مردم شماری لنڈن ۱۰ مارچ ۔ آج ترکوں نے لنڈن کانفرنس میں ایک تجویز پیش کی کہ تھریس اور سمرنا میں ترکی اور یونانی مردم شماری کا جو کچھ بھی نتیجہ ہو اسے ماننے کے لئے تیار ہیں ۔ کانفرنس نے اس بات پر زور دیا کہ اسے تسلیم کر لیا جائے ۔ لیکن یونانیوں نے صاف انکار کر دیا ؛

اہل فرانس اور تخلیہ سلیشیا لنڈن ۱۱ مارچ ۔ ۱۲ مارچ کو اتحادی یونانیوں اور ترکوں کے پاس اپنی تجاویز پیش کرینگے ۔ فرانسیسیوں اور ترکوں کے مابین ایک معاہدہ قرار پایا ہے جس کے رو سے اہل فرانس سلیشیا کو خالی کر دینگے ؛

عراق عرب

دار العوام میں بحث و مباحثہ لنڈن ۹ مارچ ۔ پارلیمنٹ میں سوال اٹھایا گیا کہ عراق ۔ عدن اور ارض مقدس کے علاوہ کون کون سے عرب کے علاقے حکومت انگریزی کے احاطہ اثر کے اندر شامل ہیں ۔ مسٹر بونرلا نے جواب میں کہا کہ عرب کے مختلف حکمرانوں نے حکومت برطانیہ کے ساتھ الگ الگ معاہدہ کیا ہے ۔ عدن کو صیغہ خارجہ کے ساتھ ملحق کر دینے سے جو بوجھ خزانہ عامرہ پر پڑنے والا ہے ۔ اس پر حکومت غور کر رہی ہے ۔

روس میں انقلاب

جمہوریہ روس کی فوجوں میں کشمکش لنڈن ۹ مارچ ۔ روس سے جو خبریں موصول ہو رہی ہیں ۔ ان سے پایا جاتا ہے کہ وہاں بے چینی اور اضطراب پھیلا ہوا ہے ۔ بولشویکوں کی ایک فوجی جماعت نے برخلاف کرانسٹاڈیوں کا مقابلہ کیا ۔ لیکن وہ پسپا کر دیئے گئے خلیج فن لینڈ کی بندرگاہوں سے کرانسٹاڈیوں پر جو گولہ باری ہو رہی تھی ۔ اس فوج نے اب پیٹروگراڈ پر گولہ باری شروع کر دی ہے ۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جنرل کوسلوسکی اپنے توپ خانہ کی گولہ باری کے بعد پیٹروگراڈ پر حملہ کرنیوالا ہے ۔ باغیوں نے کوکوف کے ریلوے جنکشن پر قبضہ کر لیا ہے

اگر یہ اطلاع صحیح ہے ۔ تو اس کے یہ معنی ہیں کہ پیٹروگراڈ اور ماسکو والی ریلوے لائن کا انقطاع ہو گیا ہے ؛

ماسکو میں بالکل امن لنڈن ۹ مارچ ۔ ایک آخری برطانی سرکاری اطلاع روس سے مظہر ہے کہ ماسکو میں بالکل امن چین ہے ۔ لیکن ماسکو

فوجوں کا لڑنے سے انکار کی بہت سی فوجوں نے انقلاب پسندوں کے ساتھ لڑنے سے انکار کر دیا ہے ۔

موسیو ٹراٹسکی اور موسیو زنوف نے بیٹرپال کے قلعہ میں اپنا صدر مقام قائم کر لیا ہے ۔ اور جرنیل برسولاف کو روسی فوجوں کا سپہ سالار مقرر کیا ہے ۔

اوڈیسہ میں جبر و تعدی کا دور دورہ لنڈن ۹ مارچ ۔ روس میں بالشویکی حکومت کے خلاف جو شورش برپا ہو رہی ہے ۔ اسکے حالات کا صحیح اندازہ لگانا مشکل ہے مگر ماسکو سے جو اطلاعیں موصول ہوئی ہیں ۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت اشتراکیہ کی طرف سے جبر و تعدی کا دور دورہ شروع ہو گیا ہے ۔ اور یہودیوں کی گرفتاریاں حکومت کے ایماء سے عمل میں آ رہی ہیں ۔

حکومت جمہوریہ روس کا محکمہ سراغرسانی لنڈن ۸ مارچ ہلسنگ فورس سے مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ حکومت جمہوریہ روس کی خفیہ پولیس کی جو رپورٹ شائع ہوئی ہے ۔ اس سے پایا جاتا ہے ۔ کہ گذشتہ چھ ماہ میں انہوں نے ۴۸۹ خفیہ جماعتوں کا سراغ لگایا ۔ اس میں ۱۱۴ کو توڑ دیا گیا ۔ ۳۰۵۴ انقلاب پسندوں کو قتل کر دیا گیا اور ۲۸۶۴۰ آدمیوں کو جیل میں بھیجدیا گیا ؛

پیٹروگراڈ باغیوں کے بس میں پیرس ۱۰ مارچ ۔ پیٹروگراڈ اسوقت بالکل باغیوں کے ہاتھ میں ہے ۔ روسی صلیب احمر کے ڈائرکٹر نے مسٹر ہارڈنگ سے اشیائے خوردنی کے لئے اپیل کی ہے ؛

متفرق خبریں

افغانستان اور بالشویکوں میں معاہدہ لنڈن ۹ مارچ ۔ سٹاک ہالم میں ماسکو سے ایک برقی پیام موصول ہوا ہے کہ سوویٹ اور افغانستان کے درمیان ۲۸ فروری کو معاہدہ پر دستخط ہو گئے ۔

سزائے موت کا اختیار بند ۔ امیر امان اللہ خان والئے افغانستان نے تمام صوبوں کے گورنروں کو حکم دیا ہے کہ وہ کسی شخص کو اجازت کے بغیر موت کی سزا نہ دیں ؛

باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر دفتر الفضل سے شائع ہوا